الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

الحمد للّٰہ کہ

رسالہ

شریعت

اور

طریقت

جس میں شریعت اور تصوف کی تحقیق اور اولیاء اللہ سے محبت کا تذکرہ ہی

مُصنّفہ

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری

مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ

۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

[illegible] ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۷ھ [illegible]

قیمت ۲ر

محصول [illegible] مطبع مذکور

بار دوم

AsliAhleSunnet.com

رسالہ مسلمان امرتسر

آجکل اسلام پر ہر چہار طرف سے حملے ہو رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں عیسائی۔ ہندو۔ آریہ۔ اور دیگر قومیں جس طرح اسلام پر نئے نئے اعتراضات کرتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اس لئے بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کیطرف سے ان حملات کے باقاعدہ جوابات دیئے جائیں۔ اسی غرض کیلئے یہ رسالہ (مسلمان) جاری ہوا ہے۔ جو ہر مہینے کی پندرہ ان تاریخ کو زیر ایڈیٹری مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) شائع ہوتا ہے۔ مولٰنا موصوف کا زور قلم اہل ملک سے مخفی نہیں۔ اس رسالہ میں اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کو معقول جوابات دیئے جاتے ہیں پس اسلام کے بہی خواہ اور ترقی چاہنے والوں سے امید ہے کہ اس رسالہ کی دل سے قدر کرکے بہت جلد خریداری کی درخواست بہیجینگے۔ قیمت سالانہ عمہ۔ مینیجر مسلمان امرتسر

اخبار اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہی یعنے دین و دنیا کا مجموعہ ۱۸×۲۲ کے ۱۶ بڑے صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کو اہل حدیث پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے جسمیں مضامین مذہبی۔ اخلاقی۔ مسائل۔ فتوے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں اور ایک دو صفحوں پر دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و سنت کا حامی۔ شرک و بدعت کا دشمن مخالفین کے سامنے ڈہال کا کام دینے والا۔ دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بتلانے والا ہے

قیمت سالانہ تین ۳ روپے (ہے)

نمونہ کا پرچہ جوابی کارڈ آنے پر مفت بہیجا جائیگا۔

المشتہر

مینیجر اخبار اہلحدیث
امرتسر

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی النبی و آلہٖ

التماسِ مصنّف

اس مسئلہ کی غلط فہمی سے کہ شریعت کو طریقت سے کیا نسبت اور تعلق ہے مسلمانوں میں سخت افراط و تفریط ہو رہی ہے۔ بعض بلکہ اکثر جہاّل تو اس بہانے سے کہ شریعت ظاہر ہے اور ظاہر بینوں کے لئے ہے تمام احکام شرعیہ کو جواب دے بیٹھتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کے کسی حکم کا ادب انکے دل میں نہیں ہے۔ حتیٰ کہ نماز روزہ کو بھی جو نشان اسلام سمجھے جاتے ہیں یہ نالائق ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے والے صاف صاف لفظوں میں جواب دیدیتے ہیں اور کھلے منہ بغیر مطلب سمجھنے کے ایسے ایسے راگ الاپتے ہیں کہ

AsliAhleSunnet.com

نہ رکھ روزہ نہ مر بھوکا نہ جا مسجد نہ دے سجدہ وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

ایسے ہی جاہلوں کے زخم اٹھا کر بعض اہل شریعت طریقت اور تصوف سے منکر ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہی نمازیں جو ہم سیدھی سیدھی پڑھتے ہیں بس یہی اہل اسلام ہیں یہی پیغمبر اسلام علیہ السلام کی تعلیم کا خلاصہ اور اصل ہیں مگر بغور دیکھیں تو دونوں کی رائے غلط۔ گو پہلے فریق کی تو غلط بلکہ کفر تک پہونچتی ہے۔ اسلئے میں نے چاہا کہ اس رسالہ میں شریعت اور طریقت کی نسبت اور تعلق بتلاؤں جو پیغمبر علیہ السلام نے ان دونوں میں بتلایا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ طریقت اور تصوف کا بیان مشکل ہے جسکی بابت کہا جاتا ہے کہ ؎

فن التصوف مادق بیانہ تحیر فیہ الامام الرازی

(یعنی تصوف کا فن ایسا باریک ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ جیسے فاضل اجل در باریک بین بھی اسمیں حیران و سرگردان ہیں) پھر مجھ جیسے کج مج زبان سے کیونکر اسکا مطلب ادا ہو سکے۔ مگر چونکہ اس مسئلہ کو بزرگان دین اور اکابران امت قدیم علماء کرام و صوفیائے عظام رضی اللہ عنہم نے جو شریعت اور طریقت کے مسلمہ امام ہیں واضح طور سے بیان کیا ہوا ہے لہذا انہی کی کتابوں سے نقل کر کے مسئلہ ہذا کی توضیح کرتا ہوں۔ الفضل للمتقدم +

(خاکسار مصنف)

AsliAhleSunnet.com

شریعت اور طریقت

اس مسئلہ کی اصل بنیاد حدیث جبرئیل ہے جو بخاری ومسلم کی روائت سے مشکوٰۃ کے شروع ہی میں منقول ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

عن عمر بن الخطاب قال بینما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب الى ان قال اخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك الحديث ۔

ایک روز ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک شخص مسافرانہ شکل میں بڑے سفید کپڑوں والا آیا اُس نے ایمان اور اسلام کی بابت سوال کر کے یہ سوال کیا کہ حضرت! **احسان** کیا چیز ہے آپ نے فرمایا **احسان** یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسی طرح سے کیا کر کہ گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اُسکو نہیں دیکھتا تو تو بھی کوشش کئے جا کیونکہ وہ تجھے دیکھتا ہے ۔

یعنی جو کام کرو اُسے کمال اخلاص سے اور اس نیت سے کرو کہ خدا ہمارے اس فعل کو دیکھ رہا ہے ۔

ہر کام کے دو حصے ہوتے ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن۔ ظاہر تو یہی جو ہاتھ پاؤں وغیرہ سے حرکات ہوتی ہیں مثلاً نماز پڑھتے ہوئے جسمانی حرکات کا ہونا ہاتھوں کا اٹھانا سر جھکانا زبان سے تکبیرات تسبیحات وغیرہ کا پڑھنا وغیرہ وغیرہ یہ تو ظاہری افعال ہیں فقہاء اور علماء بھی انہی کے متعلق احکام بتلایا کرتے ہیں یعنی یہ کہ منہ اس طرف کرو۔ ہاتھ یوں باندھو۔ سر پہلے اور ہاتھ پیچھے اٹھاؤ وغیرہ وغیرہ جو ظاہری احکام ہیں علماء اور فقہاء انہی ظاہری ارکان کی صحت دیکھ کر نماز کی صحت کا فتوےٰ دیدیا کرتے ہیں اور یہی انکا منصب ہے۔ مگر باطنی فعل یعنی

AsliAhleSunnet.com

اخلاص اور صحت نیت یعنی یہ کہ کرتے ہوئے دلی توجہ فاعل کی اللہ تعالےٰ کی جانب پوری تھی یا نہیں اسپر چونکہ علماء کو اطلاع نہیں اسلئے اس کی نسبت اجمالاً ہی حکم لگا سکتے ہیں کہ ہر کام میں نیت نیک چاہیئے پس اسی باطنی حصہ کی اصلاح کا نام **تصوف** یا **طریقت** ہے چنانچہ حضرت امام ربانی **مجدد الف ثانی** قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

شریعت را سہ جزو است۔ علم و عمل و اخلاص۔ تا ایں ہر سہ جزو متحقق نشوند شریعت متحقق نشود و چوں شریعت متحقق شد رضائے حق سبحانہ و تعالیٰ حاصل گشت۔ کہ فوق جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ است و رضوان من اللہ اکبر پس شریعت متکفل جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ آمد و مطلبے نماند کہ ورائے شریعت دراں مطلب احتیاج افتد۔ طریقت و حقیقت کہ صوفیہ بآں ممتاز گشتہ اند ہر دو خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص ست پس مقصود از تحصیل آں ہر دو تکمیل شریعت ست نہ امر دیگر ورائے شریعت۔
(مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۶)

شریعت کے تین حصے ہیں۔ علم۔ عمل اور اخلاص۔ جبتک یہ تینوں حصے متحقق نہونگے شریعت کا تحقق ہی نہ ہوگا اور جب شریعت متحقق ہوگی تو خدا تعالےٰ کی مرضی حاصل ہو جائیگی جو تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں سے بڑھکر ہے کیونکہ خدا کی تھوڑی سی خوشی بھی بہت بڑی ہے پس شریعت تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں کی متکفل ہے اور کوئی مطلب شریعت سے باہر نہیں جسکی حاجت ہو۔ طریقت اور حقیقت جنکے ساتھ صوفیہ کرام ممتاز ہوئے ہیں۔ یہ دونوں تیسرے حصے کے کمال کرنے میں جسکا نام اخلاص ہے شریعت کی خادم ہیں۔ پس ان دونوں (طریقت اور حقیقت) کے حاصل کرنے سے اصل مقصود شریعت ہی کی تکمیل ہے نہ شریعت کے سوا کوئی دوسری بات۔"

اسی جلد کے مکتوب ۸۴ میں فرماتے ہیں کہ :-

AsliAhleSunnet.com

المقصود شریعت و حقیقت عین یکدیگر اند و در حقیقت از یک دیگر جدا نیستند۔ فرق صرف اجمال و تفصیل ست۔ استدلال و کشف است۔ غیب و شہادت ست۔ الی ان قال۔ پس متحقق شد کہ خلاف شریعت علامت عدم وصول ست تحقیقت کار سائلے از خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالےٰ سرہ الاقدس سوال کرد کہ مقصود از سیر و سلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی شود رزقنا اللہ سبحانہ الثبات والاستقامۃ علی الشریعۃ علما وعملا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علی صاحبہا (مکتوب ۴۴)

مطلب یہ ہے کہ شریعت اور حقیقت بالکل ایک ہی ہیں ایک دوسری سے جدا نہیں۔ فرق صرف اجمال اور تفصیل کا ہے اور استدلال اور کشف کا ہے (یعنے جو بات ظاہری علوم شرعیہ میں بالاجمال اور بالاستدلال ملتی ہے وہی طریقت میں بالتفصیل اور مشاہدہ سے نظر آتی ہے پس ثابت ہوا کہ شریعت کا خلاف کرنا عدم وصول کی علامت ہے (یعنی جو کوئی صوفی کہلاکر شریعت کے خلاف کام کرتا ہے یہ سمجھو کہ وہ منزل مقصود پر نہیں پہونچا) ایک شخص نے حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سیر و سلوک یعنی تصوف سے کیا مطلب ہے جواب دیا کہ اجمالی معرفت تفصیلی ہو جائے (یعنے جو شریعت میں بالاجمال روحانی حالات بتلائے جاتے ہیں وہ مفصل معلوم ہو جائیں) اور جو امر عقلی یا نقلی دلیل سے سمجھا جاتا ہے وہ کشفی طور سے مشاہدے میں آجاوے "

اسی جلد کے مکتوب ۴۲ میں فرماتے ہیں کہ:۔

بہترین مصقلہا در ازالۂ آں زنگ اتباع سنت سنیہ مصطفویہ است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ (مکتوب ۴۲)

" غیر اللہ کی محبت دور کرنے میں سب سے اچھا آلہ اور تجویز اتباع سنت نبوی کی ہے "

جلد دوم کے مکتوب [illegible] میں علماء اور صوفیا کے احوال کا ذکر فرماتے ہیں کہ:۔

AsliAhleSunnet.com

نصیب علماء ظواہر ازایں متابعت سید المرسلین بعد از تصحیح عقائد علم شرائع واحکام ست و عمل بمقتضائے آں علم۔ و نصیب صوفیائے علیا با آنچہ علماء دارند احوال مواجید ست و علوم و معارف۔ و نصیب علماء راسخین کہ ورثۂ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات با آنچہ علماء ظواہر دارند و با آنچہ صوفیا بآں ممتاز اند۔"

(مکتوب ۱۳)

علماء ظاہر کا حصہ یہ ہے کہ بعد صحیح کرنے عقائد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تابعداری کرتے ہیں اور صوفیاء کرام کا حصہ علماء کے حصے کے علاوہ احوال اور مواجید ہیں (جو انہیں کشفی طور پر وارد ہوتے ہیں) اور علوم حقہ اور معارف اور علماء راسخین کا جو انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں یہ ہے کہ دونوں (علماء ظاہر اور صوفیا) کے حصوں کو جمع کر لیتے ہیں (یعنی احکام ظاہری کی پابندی کے علاوہ باطنی صفائی بھی انہیں اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے "

ایسا ہی حضرت مخدوم جہانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز اپنی مشہور کتاب فتوح الغیب کے مقالہ ۳۶ میں فرماتے ہیں کہ:-

اجعل الکتاب والسنۃ امامک وانظر فیھما واعمل بھما ولا تغتر بالقال والقیل والھوس قال اللہ تعالیٰ وما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب واتقوا اللہ ولا تخالفوہ فتترکوا العمل بما جاء بہ وتخترعوا لانفسکم عملا وعبادۃ کما قال اللہ جل وعلا فی حق قوم ضلوا عن سواء السبیل

کتاب اللہ (قرآن شریف) اور سنت مطہرہ کو اپنا امام بناؤ اور انہی پر غور و فکر کیا کرو اور انہی پر عمل کیا کرو اور ادھر اُدھر کی قیل و قال اور بیہودہ ہوسوں سے فریب نہ کھایا کرو خدا فرماتا ہے جو کچھ تم کو رسول علیہ السلام دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں ہٹ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اُس کی مخالفت نہ کرو کہ جو احکام اللہ کے رسول علیہ السلام

AsliAhleSunnet.com

ورھبانیۃ ن ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم
ثم انہ قد زکی ھو عزوجل نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم و نزھہ من الباطل
والزور فقال وما ینطق عن الھوی
ان ھو الا وحی یوحی ای ما آتاکم بہ
من عندی لا من ھواہ و نفسہ
فاتبعوہ ثم قال ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ فبین ان طریق
المحبۃ اتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم قولا
و فعلا الخ (فتوح الغیب مقالہ ۳۶)

لائے ہیں اُن پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اپنے
پاس سے بدعتیں ایجاد کرنے لگو جیسا
کہ خداوند تعالےٰ نے گمراہ قوم (عیسائیوں)
کے حق میں فرمایا ہے کہ اُنہوں نے رہبانیت
(ترک دنیا) کی بدعت نکالی۔ ہم نے
انپر فرض نہ کی تھی پھر خدا نے اپنے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو باطل اور
جھوٹ سے پاک بتلایا اور فرمایا کہ وہ
اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ جو اُس کی
طرف وحی کیجاتی ہے اُسی سے بولتا ہے

یعنی جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا ہے وہ میرے پاس سے ہے نہ اوسکی اپنی خواہش سے پھر خدا نے فرمایا اے نبی تو کہہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعوےٰ کرتے ہو تو میری تابعداری کرو خدا تمسے محبت کریگا۔ پس واضح کر کے بتلا دیا کہ محبت کا طریق صرف یہی ہے کہ ہر ایک قول اور فعل میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیجاوے"

ایسے وہ جلیل القدر بزرگوں کی شہادتوں سے جو امر ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ شریعت کے دو حصے ہیں۔ ظاہر اور باطن۔ یعنی ظاہری اعمال نماز روزہ وغیرہ اور باطنی تعلقات خداوندی جو بندوں کو خالق سے وابستہ کرتے ہیں ظاہری اعمال کی درستی اور انکے قواعد بتلانا تو ظاہری علماء کا کام ہے۔ باطنی تعلقات کی پختگی اور درستی صوفیاء کرام کی صحبت کا اثر ہے لیکن کون صوفی؟ وہ نہیں جو صوف کے کپڑے پہنتے ہوں بلکہ وہ جنکا تعلق باطنی خدا سے مضبوط ہو۔ یا یوں کہو کہ صوفی وہ ہے جو شریعت کے دونوں حصوں (ظاہری اور باطنی) پر عامل ہو پس ایسے تصوف اور ایسی طریقت سے کون انکاری ہے؟ الا من سفہ نفسہ رزقنیہ اللہ وجعلنی ممن یحبو تھم اللھم ارزقنی حبک وحب من یحبک وحب

AsliAhleSunnet.com

عمل یقربنی الی حبک

پس تصوف ہی پر عمل کرنے یا یوں سمجھو کہ صوفی بننے کی تاکید کرنے کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (یعنی اے مسلمانو! پورے اسلام پر عمل کرو یعنی ظاہر باطن شریعت کے دونوں حصوں کی تکمیل کرو ورنہ ظاہری ارکان کسی کام نہ آوینگے۔ بغیر تصوف یعنی بغیر اخلاص کامل جو ارکان شریعت ادا کئے جائیں انکی نسبت خداوند تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ:-

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؕ	یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ مشرق کو یا مغرب کو منہ پھیر اکرو؟

(یعنی بغیر اخلاص اور بغیر تکمیل حصہ باطن نماز ادا نہ کرو) کسی اہل دل نے انہی معنی کیطرف اشارہ کرکے کہا ہے ؎

نماز جاہلاں سجدہ سجود ست   نماز عاشقاں ترک وجود ست

یعنی کامل بندوں کی نماز میں بڑا جز اخلاص کامل ہوتا ہے وہ اُس کی تکمیل پر زیادہ زور دیتے ہیں اور ذرہ ذرہ ظاہری ارکان پر نہیں لڑا کرتے کہ کسی شخص نے رفع یدین یا آمین بالجہر کردی تو بس آگ بگولہ ہو گئے اور حکم دیدیا کہ اسکے ساتھ مل کر نماز جائز نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ ظاہری ارکان ادا ہی نہیں کرتے کلا ثم حاشا وکلا +

اس امر کی مثال کہ کو تصوف سے باطنی تعلق کی تحصیل کیونکر ہوتی ہے) حضرت حجۃ اللہ استاد الہند شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ رسالہ ہمعات میں فرماتے ہیں:-

"ہیچ چیز در تحصیل ایں معنی از ملاحظہ محاورہ بین اللہ و عبدہ چنانچہ در حدیث قسمت الصلوٰۃ بینی وبین عبدی بداں اشارت ست نافع تر نیست" (صفحہ ۱۹)

عبارت مرقومہ کا مطلب بتلانے سے پہلے اُس حدیث کا مضمون بتلانا ضروری ہے جسکی طرف شاہصاحب نے اشارہ کیا ہے"

AsliAhleSunnet.com

حدیث قدسی میں آیا ہے کہ خدا فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنی بندی میں تقسیم کر دیا ہے۔ میرا بندہ جب الحمد للہ کہتا ہے تو میں کہتا ہوں حمدنی عبدی (میرے بندے نے میری حمد کی) اور جب الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے أثنیٰ علی عبدی (میرے بندے نے میری تعریف کی) اور جب مالك یوم الدین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے مجّدنی عبدی (میرے بندہ نے میری بندگی بیان کی ہے اور جب ایاك نعبد وایاك نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے ھذا بینی و بین عبدی ولعبدی ما سأل (یہ میرے اور میرے بندہ میں مشترک ہے کیونکہ میری تعریف ہی اور بندہ کی دعا ہے اور جو بندے نے مجھ سے طلب کیا ہے وہ اُسکو ملیگا اور جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم اخیر تک تو خدا فرماتا ہے کہ ھذا العبدی ولعبدی ما سأل (یہ میرے بندے کی دعا ہی اور جو بندے نے سوال کیا ہے وہ اُسکو ملیگا) +

یہ ہے مضمون حدیث شریف کا جسکی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا ہے کہ دلی کدورت کو دور کرنے اور صفائی حاصل کرنے کے لئے اس سے زیادہ مفید کوئی چیز نہیں کہ حسب فرمودہ سرور کائنات نماز میں ہر ایک جملہ پر نمازی یہ خیال رکھے کہ خدا کی طرف سے مجھے جواب ملتا ہے کہ حمدنی عبدی وغیر ذلك اس طرح غور و فکر کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہوتی ہے یہ تو ایک مثال ہے اسی طرح تمام کاموں کو سمجھنا چاہئے اسی نیک عادت کے مضبوط اور مستقر کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے یَتْلُوا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ (یعنی خدا نے اپنا رسول بھیجا ہے جو اوسکے احکام لوگونکو سناتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہی کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے) تعلیم اور وعظ کے علاوہ تزکیہ کا لفظ بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرمایا گیا ہے تصوف کی اصل الاصول ہے یہی تزکیہ تصوف اور طریقت کے قواعد سے حاصل

AsliAhleSunnet.com

ہوتا ہے یعنی اندرونی صفائی جسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عبادت دل لگاکر اور ہمہ تن متوجہ ہوکر کرتا ہے۔ دنیا و مافیہا سے سرد مہر رہتا ہے ہر وقت اُس کو یہی دُھن رہتی ہے کہ میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے اور میں دنیا سے خساری کے ساتھ واپس نہ جاؤں ✦

نیک صحبت یا صوفیائے کرام کی مصاحبت کی مثال ایسی سمجھو کہ ایک شخص معتبد کی عبارت بطور خود لکھتا ہے کوئی حرف غلط لکھتا ہے تو کوئی صحیح بھی لکھ لیتا ہے غرض اس کی تحریر ایسی تو ہوتی ہے کہ مضمون سمجھ میں آسکے لیکن کسی سرکاری دفتر میں کام نہیں کر سکتا جبتک کہ بہت بڑی مشق اور مہارت پیدا نہ کرلے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک شخص نے پہلوانوں کے تمام داؤ ایک ہی دن میں سیکھ لئے لیکن وہ اتنے ہی سے کسی بڑے مشاق پہلوان سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ٹھیک اسیطرح سمجھو کہ انسان پر بعض دفعہ جو ایک حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ دنیا کو بالکل فضول سمجھکر گھڑی دو گھڑی تک ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے مگر یہ حالت اُس کی غیر مستقر ہوتی ہے۔ اسی حالت غیر مستقرہ کو مستقر کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے۔ اسلئے صحابہ کرام جو سید الانبیاء کے صحبت یافتہ تھے تمام مسلمانوں سے افضل ہیں ✦

نتیجہ تصوّف و طریقت

اس تمام تقریر سے جو اوپر بیان ہوئی ہے یہ امر بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ صوفیائے کرام و اولیائے عظام کی محبت اور اُن کی تعظیم و تکریم ایمان کی علامت ہے اور اُن سے بغض و عناد رکھنا گمراہی اور ضلالت ہے کیونکہ اولیاء اللہ اور صوفیاء کرام شریعت کا ایک صحیح نمونہ ہیں بلکہ یوں

AsliAhleSunnet.com

سمجھیے کہ شریعت کی اُنہوں ہی نے تعمیل کر کے دکھائی ہے پھر کیا جو شخص شریعت کی پابندی کرے بلکہ اسکا صحیح نمونہ ہو اُس سے کینہ وعداوت رکھنے والا ایمان دار اور مسلمان ہو سکتا ہے؟ حاشا وکلا۔ حدیث قدسی میں ہے:-

من عادی لی ولیاً فقد اذنته بالحرب (الحدیث)	خدا فرماتا ہے جو کوئی میرے ولی سے عداوت رکھے میں اُس سے اعلان جنگ ہے۔

اسلئے کہ سرکاری سپاہی کی توہین اور تذلیل کرنا کون نہیں جانتا کہ بادشاہ سے مقابلہ کرنے کے برابر ہے۔ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ تعظیم وتکریم کے کیا معنی ہیں؟۔ عیسائی اور مسلمان دونوں قومیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتی ہیں مگر دونوں کی تعظیم میں فرق ہے۔ عیسائی تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا اور معبود سمجھنا تعظیم جانتے ہیں مگر مسلمان ایسی تعظیم کو کفر کہتے ہیں کیونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود ایسی تعظیم سے منع فرمایا ہے پس ثابت ہوا کہ تعظیم وتکریم بھی وہی درست اور صحیح ہے جو اُن بزرگوں کے منشاء کے مطابق ہو۔ پس آجکل جو ان بزرگوں کی تعظیم وتکریم میں خود ان بزرگوں کے خلاف منشاء زیادتیاں ہو رہی ہیں وہ ہرگز تعظیم نہیں بلکہ بے ادبی ہے جس سے ناحق اُن بزرگوں کو قیامت کے دن خدا کے سامنے جوابدہی لازم ہوگی جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور دیگر صلحا کی بابت قرآن شریف میں مذکور ہے:-

یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا (سیپارہ ۱۸ ع ۱۷)	کہ جس روز اللہ انکو اور انکے معبودوں کو جنکو یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب کو جمع کریگا تو کہیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا (کہ تم سے دعائیں مانگتے رہے) یا وہ خود ہی گمراہ ہوئے۔ وہ کہینگے کہ خداوندا! تو پاک ہے ہمیں تو خود لائق نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو

AsliAhleSunnet.com

اپنا متولی سمجھیں مگر تونے انکو اور انکے باپ دادوں کو فراخی دی تھی اسلئے یہ لوگ نصیحت کو بھول گئے اور تباہ ہوئے ۔

بڑی بے ادبی جو بزرگانِ دین اور اولیاء کرام کی کیجاتی ہے یہ ہی جو اُن کے خلاف منشاء اُن سے استمداد اور حاجت روائی طلب کیجاتی ہے مثلاً تکلیف کیوقت یہ وظیفہ پڑھنا کہ امداد کن امداد کن۔ از بندِ غم آزاد کن۔ در دین و دنیا شاد کن۔ یا شیخ عبد القادرا۔ یا شیئاً للہ یا عبد القادر جسکے معنے ہیں اے پیر صاحب! کچھ دیجئے جسکی کوئی تعیین بھی نہیں کہ وہ کیا ہے۔ پیرانِ پیر ان کے خلاف منشا ہے کیونکہ حضرت محبوب سبحانی مخدوم جہانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوح الغیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں کہ:-

اذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله ولوجهد العباد ان ينفعوك بشئ لم يقضه الله لك لم يقدروا عليه ولوجهد العباد ان يضروك بشئ لم يقضه الله عليك لم يقدروا الى ان قال فينبغي لكل مومن ان يجعل هذا الحديث مرآة لقلبه وشعاره ودثاره وحديثه فيعمل به في جميع حركاته وسكناته حتى يسلم في الدنيا والآخرة ويجد العزة فيهما برحمة الله عزوجل - (فتوح الغيب مقاله ۴۲)

فاسأل الناس من سال الا الجهلة

جب تم سوال کرو اللہ ہی سے کیا کرو اور جب تم مدد چاہو اللہ ہی سے چاہو اگر تمام بندے تمہیں کسی قسم کا نفع پہونچانا چاہیں جو خدا نے تمہاری قسمت میں نہیں کیا تو کبھی بھی تمہیں نفع نہیں پہونچا سکینگے اور اگر تمام بندے ملکر کوشش کریں کہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہونچائیں جو خدا نے تمہارے مقدر میں نہیں کیا تو کبھی نہیں پہونچا سکتے۔ اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد پیرانِ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہر ایک ایماندار کو لازم ہے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا شیشہ بنائے اور اپنا

AsliAhleSunnet.com

باللہ عزوجل وضعف ایمانہ " (مقالہ ۴۳)	نیچے اوپر کا اوڑھنا اور تمام حرکات سکنات میں اسی حدیث کو اپنا دستور العمل

بنائے تاکہ دنیا اور آخرت میں سلامت رہے اور دونوں جہانوں میں اللہ کی رحمت سے حصہ لے سکے۔" مقالہ ۴۳ میں فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی مخلوق سے سوال کرتا ہے وہ خدا سے ناواقفی اور ضعف ایمان کی وجہ سے کرتا ہے یعنی ایسے شخص کو خدا کی معرفت نہیں اور اُسکا ایمان کمزور ہے۔"

اِن عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کو ہرگز منظور نہیں کہ کوئی شخص اُن سے استمداد کرے یا اُنکے نام کے وظیفے پڑھے یا اُٹھتے بیٹھتے یا شاہ جیلان یا شیئاً للہ کہے پس جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف منشاء تعظیم در اصل تعظیم نہیں بلکہ توہین ہے اسی طرح حضرت مخدوم جہانی قدس سرہ العزیز کی ایسی تعظیم جو آجکل جاہل لوگ کرتے ہیں بوجہ اُن کے منشاء کے مخالف ہونے کے ہرگز تعظیم نہیں بلکہ خلاف اور شقاق ہے۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب اولیاء اللہ سے امداد طلب نکیجائے تو پھر اُن کی بزرگی ہی کیا ہو اُنکی بزرگی کے معنے ہی کیا ہوئے؟

افسوس ہے کہ مسلمانوں کی سادگی کی یہانتک نوبت پہونچ چکی ہے وہ یہہ نہیں جانتے کہ یہ کیا اولیاء اللہ کی فضیلت کم ہے کہ اُنکی تابعداری کا ہم کو حکم ہے وہ خدا کے نیک بندے ہیں اُنکی دعائیں اکثر خدا قبول فرماتاہے وہ قبر اور قیامت کے عذاب سے محفوظ ہیں چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ۔ یعنی نیک بندے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے بےخوف ہونگے۔" یہ نہیں کہ اُن کو خدائی میں کسی طرح کا دخل ملگیاہے۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ " دیاک ہے وہ ذات جسکے قبضے میں سب چیزوں کا اختیار ہے اور وہ سب مخلوق کو جانتاہے) خلاصہ یہ کہ اولیاء اللہ کی محبت ایمان ہے اور عداوت اور مخالفت بےایمانی کا

AsliAhleSunnet.com

نشان ہے۔ ایسا ہی برخلاف حکم قرآن وحدیث اور اُن کے منشاء کے مخالف
اُن سے استمداد کرنا اور اُٹھتے بیٹھتے اُن کے نام کا وظیفہ پڑہنا بھی اسلام
اور ایمان کے خلاف ہے۔ مولوی خرم علی بلہوری مرحوم نے کیا ہی اچھا
کہا ہے ؎

نظم

ارے لوگو! زبان اپنی کو روکو	بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اُس روسیاہ پر	کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر
جسے کچھ بغض ہووے اولیا سے	ہمیشہ ابر لعنت اُسپہ برسے
پر اتنا اور بھی سن رکھئے حضرت!	جو حق پر نا چلے اُسپر بھی لعنت

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا
اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو جو پہلے ایماندار گذر چکے ہیں بخشدے
تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ
اور ہماری دلوں میں ایمانداروں کا کینہ پیدا نہ کر اے ہمارے مولا! تو ہی
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
بڑا مہربان رحم کرنیوالا ہے

آمین

AshAhleSunnet.com

مسدس در بیان توحید

تجھے اے بوالہوس کیا ہو گیا ہے
عبث کیوں اس بدی پر پھر رہا ہے
ولی ہو گر نبی ہو التجا ہے
نہیں کیا اب تلک تونے سنا ہی
خدا فرما چکا قرآن کے اندر
میری محتاج ہیں پیر و پیمبر

وہی دیتا ہے جسکو چاہتا عزت وجاہ
کرے جو چاہے جسے چاہے خوار و ذلیل آہ
مصیبت میں اسی سے تو مدد چاہ
نہ گمراہوں کی صورت تو ہو گمراہ
نہیں طاقت سوا اسکے کسی میں
کہ کام آویں تمہاری بیکسی میں

پڑے ہیں تو جو جا پر تیری تو پتھر
جو نا حق نگہبان تو پھرتا ہے در در
ولی اور غوث اور سارے پیمبر
بلا شک جان ہیں محتاج داور
جو خود محتاج ہو وے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

تجھے شیطان نے بہکایا ہے اے خام
کرے ہے بت پرستی تجھ پہ ہے الزام
مگر جو قبر پوجیں صبح اور شام
کہیں افسوس ہے انہیں تو اہل اسلام
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

غضب ہے بعضے مسلم جانکر بھی
کیا کرتے ہیں اس سے چشم پوشی
سزا ہے شرک کو تو جیسی ہے ملکی
دلا یہ یاد رکھیں خوب وہ بھی
خبر قرآن میں ہے یہ محقق
نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق

محمد مصطفی عالم کے سردار
رحیم استان معصیت کار
بغیر حشر ہونگے اس سے بیزار
نہ بخشیگا خداوند اسکو زنہار
معاذ اللہ جسے اس نے نہ بخشا
مقرر وہ جہنم میں پڑیگا

سنو بالکل تمہارے ہیں ایمان
عبث کہلاتے ہو صاحب مسلمان
تمہارا دعوی ایمان ہے بہتان
سمجھتے ہی نہیں کیا شرک نادان
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو
تو پھر تم منتیں کیوں مانتے ہو

کبھی ہو مانتے منت نبی کی
کبھی حسنین کی گاہے علی کی
کبھی پیر نبی اور گاہ ولی کی
کہے سدو کبھی شیطان وصی کی
نہیں یہ طور ہے نے سکھایا
پیمبر نے کہاں ہے یہ بتایا

نہیں یہ سنت ہرگز مصطفی کا
نہ اصحاب کرام با صفا کا
نہ اہل اجتہاد پارسا کا
مطیعان طریق مجتبی کا
ہے شیطان دشمن اولاد آدم
سکھاتا ہے وہی راہ جہنم

ہمیشہ دین میں مکر و دغا ہے
جہاں بھر میں یہ اسکا مدعا ہے
کہ نبی کب اولیاء سے اسکی بچا ہے
جہاں کو درہم و برہم کیا ہے
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا
کسی کو ہے وہ قبر پرستی سکھاتا

سجھائی کافرونکو بت کی نگری
بنائی پتھروں کی انکے تعظیم
مسلمانوں کو دیکھا اسنے بیہم
انہیں ظالم نے دی قبروں کی تعلیم
غرض اللہ سے دونوں کو روکا
بھلا کر راہ جا خندق میں جھونکا

تمہارا قول و فعل اللہ اکبر
مشابہ کافروں کے ہو گئے پر
خیال اتنا نہیں تمکو برادر
کہ اس سے ہو گئے ہیں منع منکر
مسلمانو ذرا سوچو تو دلمیں
پھنسے ہو کسطرح تم آب و گل میں

ہمیشہ قبر ہی پوجا کئے یار
خدا کو بھول بیٹھے دے کے انکار
پکار اولیاء کو دن میں سو بار
لیا نام خدا نہ ہو نہ زنہار
بہت غفلت میں سمجھے تو بتا کو
خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو

AslAhleSunnet.com

نہیں ہے تاب اور طاقت کسی کی — نہیں ہے یہ جگہ دم مارنے کی
تمہیں نفع و ضرر پہونچے گا کچھ بھی — جو چاہے وہ دے کہتا ہے یعنی
وہ مالک ہے سب اسکے آگے لاچار — نہیں ہے کوئی اسکے گھر کا مختار

خدا ایسا کون ہے معطی توانا — میاں یا ہو گیا ہے تو دیوانا
ہر اک بندے کی امید اس سے دانا — سمجھ کیا ہو گئی تیری رولانا
وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے — جسے تم مانگتے ہو اولیا سے

عجائب جہل ہے عالم میں پھیلا — سمجھتے ہیں بجا ایسوں کو مولا
جو مانیں حق کو سو وہ بات کیسی — جو سمجھا دیں انہیں کہتے ہیں تو الٹا
بیانِ شرک سن کہتے ہیں وہ کب — کہ منکر ہیں یہ بزرگوں سے بلا شک

بتاتا ہے کوئی منکر نبی سے — اجی صاحب یہ منکر ہیں ولی سے
کوئی حسنین سے کوئی علی سے — کوئی بکتا ہے پیروں کی خودی سے
ارے لوگو زبان اپنی کو روکو — بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو

نہیں انکار گر ہوتا نبی کا — وہ اپنا تو ہے یہ قول سچا
تو پھر کیوں چھوڑتے ہیں انکا طریقہ — مسلماں ہیں کہلاتے ہم اصلاً
خدا لعنت کرے اس روسیاہ پر — کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر

جو ہو تجھے دشمنِ آلِ پیمبر — نہ لاتے یہ سخن ہرگز زبان پر
تو تیری طرح ہم بھی شاد ہو کر — محرم کو مناتے عید کر کر
جسے ہو بغض آلِ مصطفےٰ کا — خدا اسکو کرے دوزخ کا کندا

جو اگر جانتے حضرت علی کو — ذرا یہ قول مولانا کا سن لو
تو بد کیوں کہتے ہم پھر خارجی کو — خدارا جہل پر آتا ہے لو
جسے اصحاب حضرت سے ہو انکار — رہے ہر دم خدا کی اسپہ پھٹکار

خدایا مشرکوں کو کیجیو خوار — رکھے حق دور ہمکو اس سے سو بار
نہ جو رکھتے ہیں تابعی زنہار — نہیں ہے اولیا سے ہم کو انکار
جسے کچھ بغض ہووے اولیا سے — ہمیشہ ابرِ لعنت اسپہ برسے

جو بد سنتے آیات محکم — دکھاوے حق اسے نارِ جہنم
دیا ملنے نہ قول غراو — دیا رتبہ نبی کا سمجھے کچھ کم
اور اتنا اور بھی سن رکھ شفقت — جو حق پر نا چلے اسپر بھی لعنت

نصیحت تو کرتے ہم گئے ہار — خدارا چھوڑو رسمِ شرک کفار
اثر ہوتا نہیں پر انکو زنہار — یہ پھر بھی کہتے ہیں کیا کسی سے بتکرار
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو — اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

اگر مانو تو اس میں بہتری ہے — یہاں خود اپنے سر پر آ بنی ہے
نہ مانوگے تو پھر جا گہ وہی ہے — تمہیں لشکر کسی کی کیا پڑی ہے
تو اپنے حال میں کچھ سوچ خرم — زباں اب بند کر واللہ اعلم

(شریعت کا کوڑا)

تمت

AsliAhleSunnet.com

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آں حضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں تیار ہیں چھٹی زیر طبع ہے:-

جلد اول قیمت ۱۲؍ جلد دوم قیمت ۱۲؍
" سوم " ۱۲؍ " چہارم " ۱۲؍
" پنجم " ۱۴؍ پانچوں جلدوں کی ایک ساتھ خریداری مع محصولڈاک ۳؍ ۱۰؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲؍

تقابل ثلاثہ ۔ توریت ۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت ثابت کیگئی ہے ۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ مع محصولڈاک عہ؍

ہو سمّٰکم المسلمین ۔ مسلمانوں کو فرقہ بندی سے نیدش کرنیوالا رسالہ ۱؍

آیات متشابہات اصول تغیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۔ ۳؍

تہذیب مہذبونکے فرائض ۱؍

فتوحات اہلحدیث ۔ چیفکورٹ ہائیکورٹ ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں اُن کو جمع کیا گیا ہے ۴؍

مرقع قادیانی ماہوار رسالہ کے ۱۵ نمبروں کا مجموعہ ۔ مع محصول عہ؍

الہامی کتاب وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث ۔ ۶؍

ہفوات مرزا ۔ مرزا کے مضامین متناقضہ ۱؍

AsliAhleSunnet.com

حق پرکاش ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل اور معقول جواب ۸ر

ترک اسلام رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مکمل و مفصل جواب - ۶ر

تبر اسلام مہاشہ دھرمپال آریہ کے تخل اسلام کا معقول جواب ۵ر

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز طرز سے لکھدیا ہے کہ ہر اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ ہے اور کامیاب ہو سکے بڑے بڑے علماء نے پسند فرمایا ہے ۶ر

خصائل النبی - شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ کیا گیا ہے ۱ر

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات - ۱۰ر

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مناظرہ جو سنہ ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا تھا ۴ر

الہام الہام کی تشریح آریو نکا رد - ۱ر

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام دھرمپال جلد اول ۵ر جلد دوم ۴ر جلد سوم ۵ر چاروں جلدوں کی قیمت عہ علاوہ محصول

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ کن مسائل کو مانتے ہیں اور کنکو نہیں ۳ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ احادیث کے مطابق نماز کا مفصل بیان - ۴ر

اتباع سلف سلف کی تقلید اور اتباع کے متعلق لطیف تحقیق - ۴ر

نماز اربعہ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام - عیسائی - ہندو - آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ - قابل دید ہے - ۲ر

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۲ر

الہامات مرزا مرزا قادیانی پیشگوئیوں کی تردید - یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے ۵ر

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۵ - قیمت ۴ر

حدوث دنیا دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں کی تردید ۲ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دو مضمونوں پر بحث کیگئی ہے منکرین حدیث کا رد ۲ر

مرقع دیانندی اس رسالہ میں دیانند جی کے اقوال اور اعمال میں تعارض بتلایا ہے ۳ر

شہادۃ القرآن - وفات مسیح کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کی پیش کردہ آیات کے جوابات - ۸ر

جملہ کتب مذکورہ بالا مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر سے ملسکتی ہیں

AsliAhleSunnet.com

AsliAhleSunnet.com